



المكتبة العامة لجمهورية العلماء
مكتبة المخطوطات والكتب النادرة
شعبة المخطوطات والكتب النادرة

نمبر	نام كتاب	نام منصف
۲۲۰۵ ۳۷۹۴۲	تفسير جيات	مولانا محمد الطوسي
فن ج۱	۱۰ روزنامه انوار ۱۹۶۶-۶۷	دستخط

جاتا ہے بدھربندہ حق تو بھی ادھر جا!

شیخ فرید الدین مسعود اجدود ہندی

سوانح و کمالات کی چند جھلکیاں

محرر — الاستاذ سعید الاعظمی السندی
تالخیص و ترجمہ — محمد نعیم صدیقی سندی

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تاملی فن کے سلیبٹ فز نے عالم اسلام کو زیر و زبر کر ڈالا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہندوستان میں بھی فز کا باعث بھی ہوا۔ کیونکہ اسی پر آشوب فن کی بنا پر بہت سے اکابر مشائخ و صوفیہ ہجرت کر کے ہندوستان وارد ہوئے اور یہیں مستقل طور سے سکونت پذیر ہو گئے۔ ظاہر ہے اگر تاملوں کا یہ فن نہ پڑتا ہوا تو نہ یہ روحانی پیشوا ہندوستان کا رخ کرتے اور نہ اس کی شورشیں ان کی اصلاح و ادھیان جوہد سے برگ دبار لاتی۔

لیکن تقدیر سنا زل کا خشا و حکمت ہی تھی، جو عالم اسلام میں تاملوں کی لوٹ و غارتگری کا بازار گرم ہو اور وہاں کے نفوس قدسیہ دنیا کے لیے خاک میں خنجر ہو جائیں جو کہ فز و فزالی کی توہر تو تاملوں میں گم ہیں، وہ مردان حق آگاہ ان گم کردہ راہ انسانوں کو نوز و فلاح کی شاہراہ مستقیم پر گامزن کریں۔

چنانچہ تاملی فن کی زبردستی جو اکابر مشائخ ترک وطن پر مجبور ہوئے ان میں شیخ فرید الدین کے جہاد تاملی شیب ابن احمد بن یوسف بھی تھے، وہ تامل و خیال کے قابل سے لاہور منتقل ہو گئے اور وہیں مستقل بود باطن اختیار کر لی۔ بعد میں کھو توائل خلع ملتان کی منہ قضا پر بھی فائز ہوئے۔

اس کے بعد جیسا کہ مشہور مؤرخ عظیم سید عبدالحی جاک بیان ہے کہ سیرہ ہاشمی چلے آئے، جہاں با و سال

۵۰۰ آبادی اور شان و شوکت اچھے خاصے مشہور ہیں۔ سات صدیوں کی فوجی ت میں اس کے نام اور موجودہ شکل میں تعمیر پورے کوئی میداد امکان بات نہیں۔ مترجم

تک قیام کیا، اور وہاں انھوں نے شدید ریاضت و مجاہدہ کیا جس کے بعد خوارق و کرامات کا صدقہ کھونے لگا۔ عوام اناس کا ایک نمونہ پر لٹ پڑتا تھا، یہ سب دیکھ کر وہ اس جگہ کو چھوڑ کر کھو توائل چلے گئے اور وہاں ایک مدت تک مقیم رہے۔

کھو توائل میں ہی ان کا قیام زیادہ طویل نہ ہونے پایا کیونکہ ان کے علم و فضل اور رشد و ہدایت کا مشہورہ شکر دور دراز مقامات سے آنے والے لوگوں کا ایک ازدحام ان کے پاس — رہنے لگا، جسے شیخ نے ناپسند کیا اور وہاں سے روانہ ہو کر اجدود میں چلے آئے، ان کا خیال تھا کہ یہاں وہ اپنی منشاء و خواہش کے مطابق عوام کے ازدحام سے باہر رہ کر ذکر الہی میں مشغول رہیں گے، لیکن ان کا یہ خیال شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا اور وہاں بھی حسب سابق شبہ روز زائرین و واردین کا تاشابند عارض ہوا اور اس آمد و رفت کا سلسلہ لغت شب تک جاری رہتا جس کی وجہ سے آپ کو گھر کے دروازے اس وقت تک کھلے چھوڑنے پڑتے۔

حق تعالیٰ نے شیخ فرید الدین کے دل میں الہام کیا اب وہ عوام کی اصلاح، تصفیہ نفوس اور تزکیہ قلوب کی طرف متوجہ ہوں، شیخ اس عظیم ذمہ داری سے سبب و خوبی نہ ہر برآ ہونے کے لئے ساری دکوشاں ہو گئے، ایمان و عمل صالح اور فانی فی اللہ ہونے پر بہت سے سلسلہ شروع کر دیا، چنانچہ پھر تو وار دین کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔

شیخ فرید الدین طریقہ دہشتیہ کے پیرو تھے اور اسی کی تقلید دینے سے بلاشبہ انھوں نے اپنی دعائیت اور عزت الہی کی قوت سے ایمان و یقین کے وہ حلیہ بنا رکھ رکھے، جن کی روشنی سے دنیا آج تک موز ہے اور اپنی دعوت و اصلاح کے ایسے گہرے نقوش مرتب کئے جن کی تابندگی سے دلوں میں ایمان و یقین کے شعلے ہمیشہ بھڑکتے رہیں گے۔

اسی گہری ایمانی تاثیر کی بنا پر ہندوستان جیسا زمین میں اسلامی دعوت و تبلیغ کا درخت بار آور ہوا، اور وہاں داعیان اسلام کی ایک پوری جماعت اس اعلیٰ و افضل مقصد کے لئے تیار ہو گئی، حقیقت تو یہ ہے کہ اگر اس تاؤ باکشاں نے اس راہ میں جدوجہد، ایثار و مضامین و اوقات قربانی سے کام نہ لیا ہوتا تو اس خاصیت پرست ملک میں دعوت اسلامی کا پلٹنا تقریباً ناممکن تھا۔ ظاہر ہے پھر نسل جدید صرف نام و درواج کی مسلمان باقرہ جانی، اور اس کی عبادت گاہیں اور ادارے آثار قدیمہ یا بیوزیم کی شکل میں پائے جاتے۔

شیخ فرید الدین کی پوری زندگی زہد و فقر کی حالت میں گذری مجاہدہ و ریاضت کی جتنی کثرت ان کے یہاں ملتی ہے اس کی نظیر دیکھنا مشائخ میں منقود ہے۔

ذکرہ نگار شیخ محمد مبارک علی رقمطراز ہیں "ایک ہانڈی میں پچھلے ابا الہام اللہ جس میں سے شیخ خود بھی تناول فرماتے تھے اور اپنے دیگر خدام و تلامذہ میں بھی تقسیم فرماتے تھے، ایک دن وہ روزہ تو تھے، کھانا مانگا گیا، جیسے انہوں نے پہلا فقرہ منہ میں رکھا جا پا کر اچانک رک گئے اور فرمایا کہ آج کھانے میں کچھ عجیب شے دیکھی ہے کہ باہر سے، خادم نے عرض کیا کہ آج میں نے جو تک اس میں ڈالا ہے وہ قرض لیا تھا، فرمایا تب میرے منہ میں کھانا جا کر نہیں رہے۔"

اس قسم کے واقعات سے ان کی پوری زندگی کی کٹا ملوہ ہے، جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شیخ نے دنیا کی بے رغبتی، جاہ و مال سے اعراض اور منصب و اقتدار سے احتیالی کے ساتھ بڑے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے، انہوں نے اسلامی ہند کی تاریخ میں جو مصلحتی کردار ادا کیا وہ تاریخ کا ایک نمونہ درق ہے جس سے نسل جدید اپنی ہدایت و رہنمائی اور کامرانی کی راہوں پر گامزن ہونے کے لئے ہمیشہ سبق لیتی رہے گی۔

ایک مرتبہ سلطان ناصر الدین محمود نے کچھ مال اور جاگیر پریشاں خدمت کی، جب سلطان کا نائب غیاث الدین بلبن اسے لیکر شیخ کے پاس آیا تو آپ نے داہنی بائیں نظر گھاڑ کر دیکھا اور مال کو تو لے کر اسی وقت فقراء اور حاجت مندوں میں تقسیم کر دیا، اد جاگیر کا پروانہ لیکر واپس کر دیا کہ یہ چیز ہمارے لائق نہیں۔

سلطان غیاث الدین بلبن بھی شیخ کا بہت عقیدت مند تھا اور اس کا اعتقاد تھا کہ شیخ کی دعا کی برکت سے ہی اسے جاہ و عزت اور منصب و اقتدار حاصل ہوا ہے، اور اسی احساس کی بنا پر وہ شیخ کے سامنے ایک حقیر خادم کا طرح کھڑے ہونے کو بھی اپنی انتہائی محنت آوری تصور کرتا، نیز موت کی تلاش میں رہتا کہ شیخ کے خدام بتیمین کی خدمت کی سعادت بھی نصیب میں آجائے۔

ایک مرتبہ شیخ نے اپنے کسی خادم کے شدید امراض پر سلطان کے نام سفارش خط لکھتے ہوئے فرمایا، "میں نے اس کے معاملہ کو اولاً خدا کے حضور پیش کیا اور پھر تم کو لکھ رہا ہوں لہذا اگر تم کو رحمت لائق شکر گذاری ہو گے، اصل سبب خدا ہی کی ذات ہو گا اور تم لائق شکر گذاری ہو گے اور اگر تم اسے کچھ عطا کرنے سے قاصر رہو تو میں دل سے سیر الودیاء سوز ۶۳۔"

درحقیقت اس نے خدا ہی کو کا اور تم مذکورہ خطے جاؤ گے۔ ان کے چند زہریں محفوظ ذیل میں درج کئے گئے ہیں سے ذرا مال اللہ تعالیٰ کی اس بات سے ششم آتی ہے کہ اس کا کوئی بندہ اپنے دست امید کو اس کی طرف پھیلانے اور وہ اسے ایسے اور نامیکہ کہے، فرمایا کہ صوفی رہنے جس سے تمام مشایخ و اصحاب پذیر ہوں اور اس کو کوئی چیز گندہ نہ کر سکے،

فرمایا کہ اگر تم بزرگوں کے درجہ تک پہنچنا چاہتے ہو تو تم پر فرمودی ہے کہ با دشابان وقت کو لائق التفات نہ سمجھو۔

شیخ فرید الدین کا دل جب الہی کی نور سے سز شاد تھا، اس میں مشن ربانی کی وہ چنگاریوں سے درخشیت ایمان و اخلاص اور جب و خضانت کو جلائی ہے جو وقت سلگتی رہتی تھی، یہی وہ چیز ہے جس نے شیخ صوفیوں کو ان کے دیگر سامعین مشائخ میں بہت ممتاز و مخصوص مقام عطا کیا، جن کی نظیر ان کے باہر جہد کے صوفیہ میں بھی غالب نالی ملتی ہے۔

ان کی اس ممتاز خصوصیت کا نتیجہ تھا کہ شیخ نظام الدین اولیا اور شیخ علاء الدین مبارک نے کئی روز گارانہا کے اس تربیت میں نشوونما پا کر سب سے عزت و درخشش تارے بنے، اور انہوں نے اسلامی دعوت و تبلیغ کو اپنی عظیم خدمات کے ذریعے سے سادہا رکھا، ہندوستان میں طریقہ حشمت کی بنیادیں ان ہی حضرات کی جانفشانیوں کے طفیل مضبوط ہوئیں اور وہ تا سہولتیں صغیرت میں اپنا مثالی کردار ادا کر رہا ہے۔

پانچ محرم ۶۹۳ھ کو ۹۵ سال کی عمر میں یہ آفتاب علم و عمل غروب ہو گیا، رشد و ہدایت کی یہ روشنی فردزاں شاخوش ہو گئی، ایمان و یقین کی تقدیر روشن سرد ہو گئی۔

"خدا رحمت کند این عاشقان پاک طہیت را"

بغیر و تبیح کے دانے" نے تڑپنا کھڑا طرح ص ۲۳۲
مخفا سیر الودیاء ص ۵۰۴

تھے اور تیرے اعمال کو سنت سزا مٹا چاہتے۔ اسے ہادوں! تیرے علم بندگان خدا کو ظلم و جور سے پال کر کہہ یہاں اور سخت شاہی پر عیش و عشرت کر رہا ہے، میں نے تیری غیر خواہی کا حق ادا کیا، اب پھر کبھی خط نہ لکھنا، ہارون رشید نہایت موثر ہندو تزیں اور حق پسند خلیفہ تھا اور جب سفیان ثوری کا جو پڑھا تو بے اختیار رو دیا اور اس خط کو محفوظ کر لیا

(۴) حضرت شیخ بلخی فرماتے ہیں کہ میرے پانچ بیٹوں کو پانچ چیزوں میں ڈھونڈنا تو ان کو پانچ چیزوں میں پایا۔
(۱۱) قوت کی برکت کو تلاش کیا تو اس کو پاشت کی نماز میں پایا
(۱۲) قبر کی روشنی کو تلاش کیا تو اس کو سات کی نماز میں پایا
(۱۳) منکر عجیب کو تلاش کیا تو اس کو قرأت قرآن میں پایا
(۱۴) صبر کی مراد کو تلاش کیا تو اس کو درے میلہ مدت میں پایا

(۱۵) شوق کا سایہ تلاش کیا تو اس کو غلوت میں پایا۔ بقیہ قابل و جہد شکر نے بھی پارہا کے ساتھ بیاد کر کے اس نامک کو اپنے ہم میں تاننا و لای دو حصوں میں بانٹ لیا ہے (چت لوگ صفحہ ۱۵۱ شیخ ۱۹۹۳ء)
سین سینا کا سو بڑا۔ طلباء کو بہریت اس کہانی کا نامک کھیلو۔

(۱۶) ایک اور دورہ صوم سوز ۱۹۹۳ء
سین ۱۱۱ کی کہانی۔ اس کہانی کا نامک کھیلو
(۱۷) ایک اور دورہ صوم سوز ۱۹۹۳ء
سین الشور چند دیا سکر۔ دورہ کے اس کہانی کا نامک کھیلو۔ (بیک ریڈر اردو صوم سوز ۱۹۹۳ء)

سین پر تو کا راج اور آہل اول میں حدت کی گنج ہے کہ جب برسات میں تھارے یہاں کھل گیا بلے تو اسے سوز۔ (بیک ریڈر اردو صوم سوز ۱۹۹۳ء)
پچو تم میں سے ایک طالب علم سکر وہ ایک نونان ایک رام اور ایک لکھن بے پیرم لوگ اس نظم کا نامک کھیلو۔
(بیک ریڈر اردو صوم سوز ۱۹۹۳ء)
(۱۹)

وَسْكَرُوفُنْ

آخگر مشتاق رحیم آبادی ندوی

کتنے حیراں ہیں ہم آجکل کیا کہیں
بے سبب خاموشی، بے خطا برہمی
جس محبت پہ وہ سبھی تھے نازاں بہت
آپ بھی تو ہمارے نہیں ہو سکے
ٹھہریے میری سرکار سن لیجئے
بے محل تو یہاں لب پر سب کچھ سہی
قول و اقرار کا حسن برحق، مگر
تجھ سے تو غائبانہ ہی تھی گفتگو
عشق ہی کی ودیعت ہو رہی کرفن

احت گراب جبکہ وہ بے تعلق سے ہیں
ایسی صورت میں کوئی غزل کیا کہیں

گردش آئیام

دنیا کے حادثات مے نام ہی سہی
آخگر یہ دورِ نسیم بھی گذر جائیگا بھی
میں مبتلائے گردشِ آیام ہی سہی
کچھ دن بغیرِ راحت و آرام ہی سہی

مینگر و زلاب " رحیم آباد (منبع لکھنؤ)

حَسْمَدُ وَمَنَاجَاتُ

مولانا حکیم سید فخر الدین خیالی صاحب

(غیر مطبوعہ ایوان کے چند اوراق)

بچے آسان رائی سے پرہیز بر محل کرنا
بچے آسان تدبیر سے دفعِ خلل کرنا

الہی تجھ کو آسان میری مشکل کا حل کرنا

کمالِ منسیرازی میں تجھے ضربِ المثل کرنا

تھے ہی حکمِ ناطق اندھ سے میں جا لانا
تھے ہی امرِ حکم سے جہاں کاپست و بالانا

الہی تجھ کو آسان میری مشکل کا حل کرنا

کمالِ منسیرازی میں تجھے ضربِ المثل کرنا

زین کی تہ میں اوڑھ لیا کاندھ آسانوں میں
پہاڑوں میں بیابانوں میں غاروں میں

الہی تجھ کو آسان میری مشکل کا حل کرنا

کمالِ منسیرازی میں تجھے ضربِ المثل کرنا

نکالی ہر چمکتی آگ تو نے سبز شاخوں سے
وہ لنگھوں سے کروایا نہ ہو جو لہراخوں سے

الہی تجھ کو آسان میری مشکل کا حل کرنا

کمالِ منسیرازی میں تجھے ضربِ المثل کرنا

تھے فرماں مہرِ شرقی مغرب کی جاتا ہے
تھے عکسوں ماہِ مغرب شرقی کو آتا ہے

الہی تجھ کو آسان ہے میری مشکل کا حل کرنا

کمالِ منسیرازی میں تجھے ضربِ المثل کرنا

تو بے جانوں سے پیدا سنگیڑوں جا لانا کرتا ہے
تو ہی جہاں کو عالمِ محو کو ہوشیار کرتا ہے

الہی تجھ کو آسان ہے میری مشکل کا حل کرنا

کمالِ منسیرازی میں تجھے ضربِ المثل کرنا

ہزاروں تندرستوں کو مرض میں تو نے ڈالا ہے
گناہ گروں سے لڑا کا جو اس کر کے نکالا ہے

الہی تجھ کو آسان ہے میری مشکل کا حل کرنا

کمالِ منسیرازی میں تجھے ضربِ المثل کرنا

کسی کو چشمِ گریبا دی گئی ہے لبِ خنداں
کسی کو طبعِ شادان کی کھکھو دی ہے لبِ بریاں

الہی تجھ کو آسان ہے میری مشکل کا حل کرنا

کمالِ منسیرازی میں تجھے ضربِ المثل کرنا

تبیح کے دانے

محمد مصطفیٰ خاں قحطانی

حضرت شیخین علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر اللہ کا ارادہ کیا تو آپ بندگان پر پڑنے والے باروں پر رشید اور گویا اور کہا۔ آنت آپ ہمیشہ زبرد ہوا؟ آپ نے فرمایا شیخین تو ہیں لیکن زبرد نہیں ہاروں رشید نے کہا آپ مجھے کچھ نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا کہ اسے خلیفہ ہوشیار بنانا کہ حق تبارک تعالیٰ نے مجھے مدینہ کی جگہ پر بھیجا ہے مجھ سے مدینہ طلب کر لیا گیا اور فاروق اعظم کی جگہ بھیجا ہے مجھ سے حق و باطل کے درمیان فرق چاہئے گا۔ اور حضرت عثمان کی جگہ بھیجا ہے مجھ سے جیسا کہ تم چاہو گے۔ اور حضرت علی کی جگہ پر بھیجا ہے مجھ سے علم و عدل چاہئے گا، ہارون رشید نے کہا کہ اور نہ مائیں، آپ نے فرمایا حق تبارک تعالیٰ کا ایک مکان ہے جس کو دوزخ کہتے ہیں مجھ کو اس کا دربان بنایا ہے اور تین چیزیں تو وہی ہیں (۱) مال (۲) شمشیر (۳) تازیانہ اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ ان چیزوں سے مخلوق کو دوزخ سے باز رکھوں جو حاجت مند ہوں اس کی حاجت رو اور اگر کوئی مال ہے اور جو حق تعالیٰ کا نذرنا ہوا ہو وہ جو دوسرے کا مال ہے اس کو تازیانہ سے مار اور جو ظالم و خونخوار ہو اس سے دارمظلم کی بزدلی شمشیر سے مارو اور ان کا خون کو کر کے گاؤں و دہلیوں کا قتل خانہ بنو گا۔ ہارون رشید نے کہا اور امانت کیجئے، آپ نے فرمایا کہ تو جہت ہے اور اعمال مثلاً عافیت و شفافیت جہت کی ہے جو متدہنوں کے نظریے سے پانی کو گولا نہیں کرتی لیکن اگر چہ تیرے جہت لاپرواہی کی مفاہی کی امید نہیں کی جاسکتی، ہارون رشید نے کہا اور فرمایا آپ نے فرمایا کہ اگر تو یہاں سے نہ ہٹے تو میں اس سے قریب لگ کر ہوجاؤں اور تیرے حکم کی اطاعت کے بدلے ایک کاسہ آب سے تو تیرے گھر کا ہارون نے کہا کہ ہاں! آپ نے فرمایا کہ اگر وہ پانی تیرے شکر مبارک جاشے اور تیرا مہتاب بند ہوجاے اور تیرا جنت کے قریب پہنچ جائے اور تیرے غنیمت پر اگر تیرا اطلاع ملے تو تو کیا کرے گا؟ ہارون نے کہا کہ میں ضرور دیدوں گا اور جان بچاؤں گا، آپ نے فرمایا کہ اسے ہارون رشید تو چہر ایسی سلطنت پر کیوں

نازاد و فرما ہے؟ جس کی قیمت ایک کاسہ آب ہے برسرک ہارون رشید اشک آؤد ہو گیا اور کہا۔ آنت صدادقتے زاہدیں اسے شیخین آپ کیجئے زاید ہیں نیز آپ کو عزت و احترام ترک و احتشام سے رخصت کیا اس کے برخلاف اہل جمل کے مہارشرہ پر نظر ڈالئے، اچھی بات سننے سے ایک تو کوسوں دور جاگتے ہیں، اگر سنتے ہیں تو کولی اثر نہیں ہوتا، اصل بات تو یہ ہے کہ وہ لگن تریب وہ سوز و جذبہ کار فرما نہیں ہے، اسی لئے آج کل انہی و اقلاتی و روحانی اقدار کو تار جا رہا ہے باللعبی، (۲) امام غزالی علم کلام تقویٰ و فلسفہ کے امام وقت تھے آپ کی تصانیف..... آپ اظہار حق و صداقت کے لئے ہر قسم کے تکالیف و مصائب خندہ پیشانی مسرت و شادمانی کے ساتھ برداشت کرتے تھے، آپ ان حق پرستوں میں تھے جو جنگی تلواروں کے چکے ہونے نیزوں اور گرجنی ہونی تو یوں کے مقابلہ میں بھی اعلاء کلمتہ حق کی خاطر خوف نہیں کھاتے تھے، چنانچہ سبزیان ملک شاہ طوقی کے بڑے بھائی محمد کو اس کی فرمائشوں کے زمانہ میں ایک ہدایت نامہ لکھ کر بھیجے تھے جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔ حقوق اللہ تازہ روزہ، لڑکاؤ، بیع موات ہو سکتے ہیں آسانی سے اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ غفور و رحیم ہے، لیکن حق العباد کے صواب ہونیکا امکان نہیں۔

اسے بادشاہ دیکھ! حضرت عمرؓ باوجود اپنے کمال احتیاط عدل و انصاف کے آخرت کے مائدہ سے کس قدر لرزہ برآمد ہوتے تھے اور تیرا حال یہ ہے کہ تیرے بھائی علیؓ کی کچھ پرداہ نہیں اور تو کچھ نہیں جانتا کہ تیرے ملک والوں کا کیا حال ہے؟ صرف تیرا یہ کام نہیں کہ تو ظلم و جور سے بچے بلکہ اس بات کی ذمہ داری بھی ہے عائد ہوتی ہے کہ تیرے خدم و مشتم اور عہدہ دار عامل کسی پر ظلم و جبر نہ کریں، اسے بادشاہ اس بات کا اندازہ کر لیا کہ جو معاملہ تم اداروں کے ساتھ کرنا چاہتے ہو اگر تیرے ساتھ دیکھا گیا جائے تو تم کو پسند آئے یا نہیں، اگلی نے حق میں تم کھامرا کو جائز نہیں رکھتے اور وہی برتاؤ اپنے زیر دستوں کیساتھ

جائز رکھنا چاہتے ہو تو تم دغا باز دھوکہ باز خاں ہوسے علاوہ بادشاہ کے امام غزالی نے امرام کو جو دتھا نوشتا وزارت کے رتبہ پر پہنچے تھے، نہایت آنا کی ودیر ہی سے عدل و انصاف کے تاکید کی خاطر مدد و ہدایات نامے لکھے، امام غزالی نے اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ تمام قوم میں روح آزادگی کو بیدار کیا اور یہ تحریک عام کی کہ سلطین و حکام پر ہر جائز اعتبار مسلمانوں کا فرض ہے چنانچہ ایجاد اسلام میں امام صاحب نے اس ضمن میں ایک باب لکھا ہے جس میں آپ رقم طراز ہیں، کہ مسلمانوں کی روک ٹوک میں اگر ملکی فساد و بتری کا اندیشہ ہو تو ناجائز ہے لیکن اگر صرف اپنی جان و مال کا خطرہ ہو اور مخلوق خدا کے فائدے ہوں تو احتساب و اظہار حق صرف جائز بلکہ مستحسن ہے!

(۳) خلیفہ ہارون رشید علمی قابلیت، علمی صلاحیت فراست و دانش، عدل و انصاف، نظم و ضبط میں اپنی مثال آپ تھا، لیکن کبھی اس سے کوئی غلطی ہوتی تو وہ بھی خاموش سے نہ بچتا تھا جب وہ تخت پر بیٹھتا تو اس نے طرز صفا اور رعایا پر بے دریغ رویہ صرف کیا، سفیان ثوری بارہ مرتبہ کے دوست تھے، ہارون رشید نے خلیفہ ہونے کے بعد ان سے ملنے کی خواہش ظاہر کی لیکن سفیان ثوری نے کوئی پھیرا نہیں کی اور ہارون رشید نے اپنے قلم سے شوقی ملاقات کا ایک خط لکھا اور اس میں براہ سفیان کر کے مخاطب ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام مسلمانوں میں برشتہ اتحاد قائم کیا ہے میرے اور تمہارے تعلقات دوستانہ بلکہ کیمبر برادرانہ تھے، اور وہ بدستور قائم و دائم ہیں تمام میرے احباب خلافت کی مبارک بادی دینے کے لئے میرے پاس آئے اور میں نے ان کو گراں بہا عطیے اور بخش بہا چیزیں عطا کیں مگر تم نہ آئے، اب اگر مجھ سے مل لو، جس وقت یہ خط سفیان ثوری کے پاس پہنچا اس وقت وہ کوڑھ میں جا رہے تھے ایک بڑے بچے کے اندر بیٹھے ہوئے تھے، سفیان نے خط کو لے کر پڑھنے سے انکار کر دیا لیکن جب تلاخ نے فہمائش کی تو اس کو بڑھو کر اس کی پشت پر یہ جواب رقم کیا۔ "از بندہ ضعیف سفیان بنام ہارون رشید لقیۃ دولت تر نے اپنے خط میں خود تسلیم کیا ہے کہ مسلمانوں کے بیت المال کے روپے کو بے جا و بے وقت بے دریغ صرف کیا ہے اور اس پر رقم کو کون کا طرز ہوا ادب چاہتے ہو کہ میں بھی قیامت میں تمہارے اسراف کی شہادت دوں، اسے ہارون! اکل خبثے خدا کے سامنے جواب دینا پڑے گا تو تخت پر اجلاس کرتا ہے اور حیرت کالباس (بقیہ صفحہ ۲)

گزشتہ سے پیوستہ

قابل توجہ مسئلہ

زمانہ قدیم میں بنا جس میں ہر دم دستانہ کے کارا اور کچھ کرتا تھا، اس کے دور حکومت میں جنگوں ان بدہنہ نے برہمن خاندان میں جنم لیا تھا اس کے ایک بیوی اور تین لڑکیاں تھیں اس کے بعد وقت پر آکر بدہنہ دیو دوسری بیوی اس میں سونے کے مہیش ہو گئے۔

(سنسکرت مدھیا حصہ ۲ سبق سونے کے مہیش کی کہانی صفحہ ۵۹)

کچھ آکی شکل میں دنیا کو سنبھالنے والے بارہ دیوتاؤں میں نگلیفوں کو دور کر کے آخرت میں آرام دینے والے نرسنگو (نصف آدمی اور نصف شیر) کی شکل میں ہر کسب کو مارنے والے اباس کی شکل میں تکی کو دھوکہ دینے والے۔

(سنسکرت مدھیا حصہ ۳ بندنا صفحہ ۲۵)

ایسا ارادہ کر کے ہر بندے گرن کے پاس گئے اور کھ سہری آواز سے روتے گئے، مخالفت کرو، حفاظت کرو ایک شمشیر سے کے لڑو اور آپ کے ہوتے ہونے سمندر نے ٹہر لیا، اس طرح ہر بندوں کا خاندان برباد ہو جائے گا، دوسرے پر بندوں کو بھی برباد کر دے گا، اس طرح یہی کر گروں بھی ان کی تکلیف سے تکلیف زدہ ہو کر غصہ میں آکر سوچنے لگے کہ پر بندے یہ کہتے ہیں، لہذا جلدی چلی کر جنگوں سے ان کی تکلیفوں کو بتانا چاہئے جس سے جنگوں سمندر خشک کرے، اگر ن کے اس کہنے پر جنگوں نے آگ کا تیر (اگنی بان) چھو کر سمندر سے کہا۔ اسے نالائق تو شمشیر سے انڈوں کو اسے دیدے ورنہ تجھے خشک کر ڈالوں گا، خوف زدہ سمندر نے شمشیر سے انڈے دے دیے۔

(سنسکرت مدھیا حصہ ۳ سبق شمشیر مٹھری صفحہ ۱۱۱)

دیوتا کے الفاظ سن کر جنگوں و دشمن اور شکر بہت خفا ہوئے، غصے سے سہرے ہونے دشمن اور شکر مگر ہی کے منہ سے رت نکلا، سب دیوتاؤں کے منہ سے نکلے ہوئے تھ نے ایک عورت کی شکل اختیار کر لی، اس عورت کو دیکھ کر دیوتا بہت خوش ہوئے، دیوتاؤں نے سے ان کے زورات اور ہتھیار دیئے، پہاڑ نے اسے مختلف جوہر اور سواری کے لئے پیشہ دیئے۔

اپنی وجہ کے اس طرح خائے ہو جانے پر ہتھیار

اپنے بھینسے کی شکل سے ان کو خوفزدہ کرنے لگا۔ سنسکرت مدھیا حصہ ۲ سبق ہتھیار سر کرکشی کا قتل صفحہ ۱۱۲ سے

کتاب ساگر مٹھنہ نوشتہ شری ڈاکٹر جی پتی ایم بی پی ایچ ڈی سابق دھرم کالج کانپور سنسکرت ایڈیشن انٹرنیٹ درجالت کے لئے۔

پوری کتاب ہندو دیوالا سے سہری ہوتی ہے۔ ناموں کا آڑھہ، ناموں کی شروعات، دیوالا سنسکرام کے بعد اذدھو جہا ہتھیار پڑتا ہے کے دورہ (ذریعہ) نامک کا آڑھہ ہوا، بھرت پور نے لکھا ہے کہ تر پورہ کے ادھر (موت) پرشکر کی آگیا (پاٹا) سے ٹانڈا ایک تہ کے نامک کی پوجا اس میں کی گئی ہے۔ (گدہ پر پادہ سنسکرت ایڈیشن صفحہ ۱۶۳) لہذا انٹرنیٹ کلاس

"سبق مہا شیورا ترا" سوال

شکار میں نے دھرتی کو کیوں چھوڑ دیا۔ ہر فی نے جواب یا لے شکار یوں کے پریشور، سنو! میں اندر کے سان پر کا تھی میرا یہ کام تھا کہ میں اندر اور شہسو کے حضور میں ناچوں، بدھمتی سے بچے ہیرا کی شتا سے جت ہو گیا، میں نے اپنا زیادہ وقت اس کی صحبت میں گزار دیا کہ میں شیو کی کیا شتا ناچنا سہول گئی، شیو مجھے سوال کیا میں نے تجھے بد دعا دی خوب کرنے والی آواز میں۔ شیو نے کہا چونکہ تم نے شیطان کو خداؤں اور دیوتاؤں پر تر بیج دی، تم بے شرم ہو، تمہیں سزا دی جاتی ہے، تم ہرن بنو اور جنگی جنگل میں گھومو، تمہارا اچانے والا شکاری کالا رہنے گا اور وہ تمہارا بیچھا ہر جگہ کرتا رہے گا۔ (انگلش پر دہرا سے ہائی اسکول مصنفہ جی، ڈی ماسٹر ایڈٹ میں مہینہ سکین ایڈیشن سنسکرت صفحہ ۶۹)

اس سبق میں ایک عزیز عزیز برہمن نے برہمن کا دوا کر کہا ہے کہ وہ کس طرح جنگوں کی روک ٹوک کرنا تھا اس طرح شیو اور اس کی بیوی دگانے خوش ہو کر اسے ایک ماڈی دی گئی جس کو اٹھنے سے مددہ قسم کی مدد کی (شراب) نکلتی تھی، کس طرح

سے وہ ہانڈی پر لٹائی، کس طرح دوبارہ اس میں لیا ہر برہمن کی مالدار کی کا با عتہ بنی۔

(ماڈرن پر روز آئی، ڈی، دو بے صفحہ ۱۹ تا ۲۰)

ایک عزیز عورت بڑی عقیدت سے گیش جی کی پوجا کرتی تھی، چڑھنے کے دن کہیں سے مانگ مانگ کر تھوڑے سے تل لے آئی، ان کا ہی ایک ڈونٹا پھوٹا سا لٹو بنا کر گیش جی کو چڑھایا اور جو کی سیٹ رہی، گیش جی بہت خوش ہوئے، انہوں نے ان کو درشن دینے، کچھ دیر کے بعد وہ اس سے بولے کہ میں نے اتنا کھا ہے کہ پیٹ پٹھا جاتا ہے، پانخانہ کے لئے جگہ تیار، اس نے کہا مہاراجا! اور میری جگہ کہاں ہے، اسی کو باگ کیجئے۔

سیر سے اٹھ کر دیکھا تو اس کی جو بڑی سونے سے سہری تھی، پھر اسے دولت کی گئی تھی، پوری اور گیش جی نے اسے کتہ (نجات) دی۔

(ساتھ دیب حصہ اول صفحہ ۷۷، ایڈیشن سنسکرت)

شندول (ڈی)

بندنا، پوجا پائیاں اور دوسے

سنسکرت کی عموماً تمام کتابوں کے شروع میں بندنا ہے، ان میں خاص ہندو مذہب کے عقائد کی ترجمانی ہے، کچھ شندول (اسے) میں دیکھے جا چکے ہیں، ان کے علاوہ ہندی کتابوں میں زیادہ تر دوسے اور چوٹیاں ہیں جو تمام تر کھڑکی بولی میں ہیں، دوسے اور چوٹیاں اور ہندی کی دیگر شکلوں میں زیادہ تر ہندو مذہب کے بزرگوں کے تذکرے مذہبی و دیوالائی انداز میں کئے گئے ہیں مختصراً حوالہ جات حسب ذیل ہیں۔

"میں لفظ اور سنی کے علم کے لئے لفظ اور سنی کی طرح سے جوئے دنیا کے ان، باب پارسی اور پریشور کو سلام کرتا ہوں، ہوائی کو بوسہ بنانے والے، پانچ منڈے شیو جی کو میں باادب سلام کرتا ہوں۔

(سنسکرت مدھیا حصہ دوم سبق پہلا بندنا) ایڈیشن سنسکرت منگل لکھا دھا سنسکرت سہوہ صنی شروع میں)

دان ویر دودھ صنی کھا (نظم ہے) جس میں دودھ صنی اور اندر کا حال لکھا ہے۔

رما ہتھیہ بانگا درجہ کے لئے صفحہ ۲ تا ۱۲۹ ایڈیشن سنسکرت)

بقیہ، مولانا محمد یوسف صاحب

بہار کی بال لید (بہار سوسائٹی) پوربھارت دوم صفحہ ۱۰۰ ایڈیشن ۱۹۴۷ء اور ان ملاحظہ اول صفحہ ۱۰۹، ۱۰۶ ایڈیشن ۱۹۴۷ء اور سابقہ باب کا درجہ کے صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۵ ایڈیشن ۱۹۴۷ء کے پید۔ اس میں کرشن جی کے بچپن کے حالات ان کا گولی چھوڑ کر مستقر جانا اس وقت گویوں کے ان کی جدائی میں پاگل ہو جانے کے واقعات ہیں۔ (پوربھارت صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۸ ایڈیشن ۱۹۴۷ء) شیو جی کی بارات۔ اس میں شاعر نے اس وقت کا حال بیان کیا ہے، جب مہادیوی جی بارات سما کر پارٹی سے بیاہ کرنے جا رہے تھے۔ (ارن ملاحظہ صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۷ ایڈیشن ۱۹۴۷ء) بال کرشن کا گھنٹہ چارن (کرشن جی کا گائیوں کے چرانے) کے حالات ہیں۔ میرا بانی پید۔ کرشن جی جگتی ہیں (میک پیڈ پیغمبر نری صفحہ ۸ تا ۸) اس کھان کے سوئیے کرشن جی کی جگتی ہیں۔ (پوربھارت صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۸ ایڈیشن ۱۹۴۷ء) نشا رکھی تلسی داس کی رائے سے (ملاحظہ اور شری رام چندر کا مکالمہ) (پوربھارت صفحہ اول ۶۵ تا ۱۱۶ ایڈیشن ۱۹۴۷ء) میرا کے پید۔ کرشن جگتی ہیں۔ (پوربھارت صفحہ ۲ صفحہ ۱۰۶ تا ۱۱۶ ایڈیشن ۱۹۴۷ء)

ماہ بعد ایک ہفتے تاجر جو حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کے بڑے عقیدت مند تھے تشریف لائے اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کی خدمت میں ایک بڑی رقم پیش کی، حضرت مولانا نے لینے سے انکار کر دیا، انہوں نے کہا آپ کو بونی جانتے ہیں کہ آپ کے والد ماجد سے میرا تعلق ہے وہ مجھ سے کتنی محبت فرماتے ہیں لیکن حضرت مولانا نے فرمایا مجھ کو یہ رقم نہ چاہیے مجھے آپ مطلوب ہیں آپ وقت دیجئے اور اس کام میں شریک ہوئے خود حضرت مولانا نے اپنے بعض اہم سے فرمایا غالباً ۱۹۳۷ء میں گلہاٹ ڈھانڈا ننگ کے علاقہ میں ایک بہت بڑا اجتماع تھا جو بہت کامیاب رہا تھا، وہاں کے چند لکھ بچی حضرات میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ حضرت آپ کو ہم پچاس لاکھ روپے دے رہے ہیں آپ سی بی کے علاقہ میں منت کریں، میں نے ان سے کہا بھائی مجھ کو پچاس لاکھ کے بجائے پچاس آدمی دے دو میں ان کو لے جا کر کام کروں گا اس کے بعد حضرت مولانا نے مسکراتے ہوئے فرمایا ابھی تک وہ پچاس آدمی نہیں آئے۔

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کے انتقال کے تقریباً ۵۰

محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے

مولانا محمد تقی الدین ترقی نظام ہری اساتذہ دارالعلوم ندوۃ العلماء مدینہ منورہ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مدنی مدظلہ العالی

جمعیہ آئمہ اربعہ دارالعلوم صحاح ستہ اور امام علمی دینی کا تحقیقی تذکرہ تاریخ تدوین حدیث اور محدثین عظام کی کوششوں کا ذکر محدثین عظام کے علمی کارنامے اور تصنیفات پر مفصل و سیر حاصل بحث۔

بیمہ کتاب

درحقیقت تدوین حدیث کی تاریخ اور محدثین عظام کی ان جانفشانیوں کا مرقع ہے جو انہوں نے خدا کے آخری پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامات کے ایک ایک مسرف کو محفوظ کرنے کے لئے اٹھائی تاکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر امت اس کتاب میں اس کا ثبوت دیکھا گیا ہے کہ ایک طرف ہمارے طلبہ و فضلا کو فن حدیث کی تاریخ اور ان محدثین کے حالات کا علم ہو دوسری طرف اردو تعلیم یافتہ طبقہ کو جو عربی سے نا آشنا ہے، علم حدیث کی ضرورت اور محدثین کے کارناموں کی اہمیت کا اندازہ ہو اور وہ ان کے حالات پر ٹھکانا ایمان تازہ کریں اور اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔

منیہ کا پتہ: ابو سعید اعظمی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ (پو پو) 4/50

شذول (ای) ہند و کلچر منڈ ہبے یوں تو پارلر کی درجات سے لیکر اونچے درجات کی کتابوں میں ہندو مذہب و کلچر کا پرچار ہے، خصوصیت سے پرالمز اور جو نیرانی اسکول کے درجات میں پڑھائی جانے والی اردو ہندی اور سنسکرت وغیرہ کی کتابیں دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ساری کتابیں ایک مخصوص مذہب کے عقائد کے پرچار کرنے کے لئے لکھی گئی ہیں اسباق کے ساتھ جو توجیہ نقاد پر دی گئی ہیں نیز اسباق کے نیچے جو سوالات درج ہیں ان سے یہ حقیقت اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے ہمارے حالات دنیا ممکن نہیں، چند حوالہ جات دینے جا رہے ہیں۔

منیوں نے کہا کہ رنگ تو دیوتاؤں کی آنگھوں کو ستانی حکارنے والا سہاؤ نا لکھیے ہے جگوان

قرآن مجید کا علم اخلاق

شوہرے اور بیوی کے تعلقات

محمد ایونس نگرانی نڈا

والدین اور اولاد کے یہ تعلقات کی اہمیت کے لحاظ سے تیسرا درجہ شوہر اور بیوی کے تعلقات کا ہے کیونکہ انہیں دونوں کے تعلقات پر پورے گہر کی خوشی اور خوش قسمت کا دار و مدار ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ فریضہ ایک دوسرے کے جذبات احساسات خیالات کا لحاظ رکھیں اور ہر فریضہ اپنے اپنے حدود و حدود داروں سے آشنا ہو۔

اسلام سے پہلے جو اخلاقی مذاہب قائم تھے ان میں عورت کو اخلاق و روح کی ترقی کے لئے سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم کیا گیا تھا، ہندوستان میں بودھ، جین، ویدانت، جوجی اور ساہو جین کے تمام پیر و اسی نظریات کے پابند تھے۔ عیسائی مذہب میں تجرد اور عورت کے عقیدے ہی روحانی کمال کا ذریعہ تھا، اسلام نے ان تمام نظریات کو غلط ٹھہرایا اور فرمایا کہ اخلاق اور روح کی تکمیل تجرد سے زیادہ تعلق از دواہج میں ممکن ہے، کیونکہ اخلاق نام ہے حسن معاملہ اور حسن سلوک کا جو کسی کا شوہر نہ ہو جو کسی کی بیوی نہ ہو جو کسی کا باپ نہ ہو جو کسی کی ماں نہ ہو اور جو کسی کا بھائی نہ ہو جو کسی کی بہن نہ ہو کسی سے رشتہ نا تار کئے، اس پر دنیا کے کیا فرائض عائد ہو سکتے ہیں اور اخلاق کی تکمیل کے لئے اس کو فطری موت اور کون سے نل سکتے ہیں۔

اس لئے قرآن مجید نے میاں بیوی کے تعلقات کو بھی اخلاق و روحانی تکمیل کا ایک ذریعہ قرار دیا ہے۔

کس طرح قائم رہ سکتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ بیوی شوہر کی فرمائیں برداری اور شوہر بیوی کی دیکھنی کرے۔ یوں تو میاں بیوی اپنے اپنے حقوق کے لحاظ سے برابر ہیں لیکن مرد کو توڑا سامنے اس لئے زیادہ دیا گیا ہے کہ وہ عورت کی دیکھ بھال اور خبر گیری کرتا ہے، اس کے جائز معارف کا بوجھ اٹھانا ہے اور وہ سے اس لئے کہ اللہ نے مرد کو مشکلات میں پڑنے اور عورت کی حفاظت اور سچائی کی خاطر اس کو جسمانی صلاحیتیں عورتوں سے کچھ زیادہ دی ہیں۔ فرمایا

الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعض فالصلوات قلنت حفظت للغيب بما حفظ الله. (سورہ النساء ۶) مرد عورتوں کے سردھرے ہیں، اس لئے کہ اللہ نے ایک کو ایک پر بزرگی دی ہے اس لئے کہ مرد اپنا مال ان پر سنبھال کر رہتے ہیں۔ تو نیک بیویاں فرمایاں بردار ہوتی ہیں اور غائبانہ نگہبانی کرتی ہیں کہ خدانے ان کی حفاظت کی ہے۔

باقی آئندہ

بقیہ، مال کی حرص

شب و روز بے اطمینانی کی زندگی گذارتا ہے جو کچھ لگتا اس کے قوت ہونے کا خطرہ دامن گیر رہتا ہے اور جو بچہ لگا اس کے حصول کی فکر میں مضطرب و سرگرداں رہتا ہے اسی

رود و فارسی، عربی، کیا کتابوں کا ذخیرہ آپ کو جس پرانی کتاب کا فروغ ہو اس کے متعلق ہیں لکھیں، ہم آپ کو ہمہا کر سکی کوشش کریں گے، اور آپ کو اپنی ماہوار شائع ہونے والی فہرست کتب مفت روانہ کرتے رہیں گے۔

پتہ

مولنس بک پو ہدایوں، پو پو، انڈیا

صحت کا توازن... جڑوں میں ایشوریا کا استعمال قوت و توانی بخشتا ہے، اس کے صحت بخش اجزاء آپ کے رنگ و چہرے میں سوزش، بوکری جان ڈلتے اور تیزی پیدا کرتے ہیں۔ صاع اللعابہ خاص غذا نیست اور توانائی سے بھر پور بہترین ٹیکٹ

اسٹاکسٹے کے خواہشمند حضرات خط و کتابت کریں ۱۔ ایس ایم ظہیر ایڈیشن سلسلہ منزل ۲۔ اردو جرنل سٹوریس اینڈ آباد لکھنؤ

مال کی حیرت فناء کا پشیم ہے

شمس الحق ندوی

انسان کو فطری اور طبعی طور پر مال سے بڑی محبت ہوتی ہے وہ اس کے لئے شب و روز کو مشاغل رہتا ہے ہر وہ انسانی فطرت جو غیر تربیت یافتہ ہے آسانی کے ساتھ اس کی ہوس میں گرفتار ہو سکتی ہے یہ ایک ایسی نشتے والی سوک اور نہ بچنے والی پیاس ہے جس سے انسان کو کبھی آسودگی و سیرگی نہیں ہوتی، اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اکثر برائیاں محض اسی وجہ سے وجود میں آتی ہیں، سیاسی دوا کی بے نیکی، دنیا ہے یا تجارت و کاروبار کی زینت زینت کا سارا یا تیرت میں مسابقت و تقاضا، ہر جگہ فساد کی حیرت، یہ مال و دولت کی ہوس ہے، ایسا وقت یہ نشتے کی کما کیفیت پیدا کرتی ہے، حق و باطل کی تیز پرے صحتی کا پردہ ڈال دیتی ہے، جائز و ناجائز میں تفرقہ کرنا، عینک آنا لیتی ہے، نفع و نقصان جانچنے پر کھنے کا پیمانہ چھین لیتی ہے، یہاں تک کہ انسان اپنے انجام و عواقب پر غور کرنے سے بھی منور ہو جاتا ہے اور اپنی سب سے عزیز اور قیمتی متاع زندگی کو جو ایک ہی ہے اور جس کا استعمال بہت سوچ سمجھ کر ہونا چاہئے اور جس میں ذرا سی چوک آدمی کو جہنم کا ایندھن بنا سکتی ہے) غرض رشوت خوری، چور زاری، فریب و غداری، خیانت، کذب و افتراء، ظلم و زیادتی، عداوت و دشمنی، بغض و کینہ پروری کے جرائم جو سب سے زیادہ گناہوں کو خدا پرستوں کی ہے اور کبھی بھی اس کو اس منزل میں لاکھڑا کرتی ہے، جہاں انسان اور درندہ بنا جاتا ہے۔ اس کا دل پتھر کی پیل اور اس کی آنکھیں زنگ کی آنکھ بن جاتی ہیں، مریض بستر پر سسک سسک کر دم توڑ رہے ہوتے ہیں اور ضرورت کی دواؤں کی ٹیکہ لگاتے ہوئے رہتی ہے، جب لوگ فقر و قلت سے بھلا رہے ہوتے ہیں زرا اندوہ اپنے گودام کو بھرنے لگتے ہیں، انہیں صرف ہوتے ہیں، عداوتیں واضح حقائق کے ہوتے ہوئے غلط فیصلوں پر قلم چلاتی ہیں، حد یہ ہو جاتی ہے کہ ایک ایک پانسنگی پر غنائق و مشافقت ہوتی ہے

مروت کا خون ہونے لگتا ہے، عزتیں بکتی ہیں۔ زبان تسلیم ذہن دشمن اور مردانہ جوہر سب کچھ اسکی جینٹ چڑھ جاتے ہیں، دنیا کی ہر چیز پر بیش قیمت ہو جاتی ہے مگر مدق و صفا محبت و مروت، حسدنی و ہمدردی، حق گوئی و بے باکی، مالی حرص و ہوس کی دنیا میں سب سے زیادہ ارتزاں و بے قیمت ہو جاتے ہیں لیکن اس سیلاب بلا نیز کے لئے اللہ تعالیٰ نے بند کا بھی انتظام کیا ہے جس طرح ڈاکٹر دواؤں کے عوارض و اثرات کو پہچانتے ہیں اور دوائے قائم کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ بڑھ چہرہ کر لگا ہوت انسانیت کے خواص و اثرات کو پہچانتی ہے۔

محمد عسکری سے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ اس کو خوب سمجھ رہی تھی کہ مال کی حرص و ہوس کیا کیا برے نتائج پیدا کر سکتی ہے، وہ جانتی تھی کہ اگر یہ حرص کسی انسان میں اس حد کو پہنچ جائے کہ اس کو جائز و ناجائز کا ذرا بھی خیال نہ رہے تو یہ صورت انتہائی خطرناک ہو جاتی ہے پھر اس کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ صرف لینا چاہتا ہے دینا مطلق نہیں چاہتا، حرص کی شکل بہت مہلک و خطرناک ہے، اس لئے قرآن نے ایسی حرص سے بچنے والوں کے لئے فرمایا کہ دنیا میں جو حرص ہے بچے، دنیا پر تو شہ نفسہ خاوا لاشک ہم المفلحون۔ جس نے اپنے آپ کو حرص شہ سے بچالیا وہی لوگ کامیاب ہیں، اس کے خطرناک نتائج کے بارے میں حضور نے منبر فرمایا:

اتقوا الشح فان الشح اهلك من كان قبلکم امرهم بالخل فنبخلوا و امرهم بالفجور ففجروا۔ حرص سے بچو تم سے پہلے قوموں کو حرص ہی نے تباہ کیا، انہیں رشوتوں کو توڑنے کا حکم دیا وہ اس کے مرتکب ہوئے بخل کا حکم دیا، انہوں نے بخل کیا، انہیں شہ و فجور پر آمادہ کیا وہ اس کے سزاوار ہوئے۔

دوسری حدیث میں فرمایا:

اتقوا الشح فان الشح اهلك من كان قبلکم حملهم علی ان سفکوا دماءهم و استخلوا عمار معمر۔ حرص سے بچو حرص نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا انہیں خونریزی پر ابھارا، انہوں نے حسد کو طعناں کر دیا۔ ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حرص اور ایمان مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے گویا حرص سے ایمان ہی کے مرنے والے ہیں، ایک اور حدیث میں ہے:

افضل الایمان لصبر و السماحة سب سے بہتر ایمان صبر اور درگزر کرنا ہے، صبر کی تعریف میں بتایا گیا کہ محارم سے بچنا اور سماحتہ و اجبات کو ادا کرنا اور حرص ان دونوں کی ضد ہے، لہذا جب حرص پیدا ہوگی یہ دونوں چیزیں ختم ہوں گی۔ ہماری آج کی سوسائٹی اسکی شکار ہے، جب حرص و ہوس اس درجہ کو پہنچ جائے تو ایمان کا خیر نہیں۔ مومن اپنی جس زندگی سے مطمئن ہے اور ہمیشہ کی نعمتیں حاصل کر سکتا ہے اس کو مال کی حرص و ہوس سے بچنا چاہئے کہ دینا ہے یعنی بڑی چوک ہے کہ جس کو قرآن کریم نے متاع قلیل منسہ فرمایا ہے اس کے پیچھے اس طرح سے زندگی منسہ ہے، انسانیت حرص و ہوس نہ جانے کن کن نامناسب طریقوں سے مال حاصل کرنے پر آمادہ کرتی ہے پھر وہ اسے دوسروں کے لئے چھوڑ جاتا ہے اور اس کا حساب دینے۔ اپنے لئے کر جاتا ہے جو شخصی نفع و فائدے کے ڈر سے اپنا سارا وقت کسب ال میں ضائع کرتا ہے وہی اصلاً آخرت میں نفع و نجات ہے جس سے بڑھ کر کوئی اور فقیر نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے دل کی راحت و خوشی، سکون و طہیان، مقدرات پر یقین و رضامندی میں رکھی ہے، رنج و غم، اضطراب پریشانی، شک و خفت میں رکھی ہے۔ عبدالواحد ابن زید فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کا دنیا کے بارے میں حرص کرنا اس کے سب سے بڑے دشمن سے بھی زیادہ خطرناک ہے، فرمایا کرتے تھے حرص کی دو قسمیں ہیں نقصانہ و حرص اور نفع بخش حرص اللہ کی اطاعت میں حرص کرنا تو سود مند و نفع بخش ہے اور دنیا کے بارے میں حرص کرنا تکلیف دہی ہے، حسد میں دنیا کی شہ میں مشغول ہونے کی وجہ سے زخوش ہونا ہے اور لذت پاتا ہے، دنیا کی محبت اسے آخرت کی فکر کے لئے فارغ نہیں ہونے دیتی،

بقیہ صفحہ ۱۴ پر

مکتوب امریکہ

حبیب الحق ندوی

برادر جناب اعلیٰ صاحب۔ سلام و درمت
بجز اللہ زندہ ہوں امید کہ آپ حضرات بخیر ہوں گے۔

یہ آپ کی نوازش ہے کہ رسالے پانڈی سے لکھے ہیں، اس سے ہندوستان کے حالات بھی معلوم ہو جاتے ہیں اور اساتذہ اور بزرگوں کی صحبت کچھ دیر کے لئے نصیب ہو جاتی ہے، ہندوستانی اسکولوں میں نصائیح کے لئے جو زہریلا مواد مسلم معصوم بچوں کے چشموں میں جمایا جا رہا ہے وہ دراصل ایک خطرناک نفسیاتی رد عمل کا پیش چہرہ ثابت ہو گا۔

معصوم بچے جو ہستی سے گھر میں ہی مہم جوئی تعلیم اور شور سے محروم ہیں وہ اسکولوں میں جا کر جب ہندو مذہب کے بارے میں ایسے کلمات یا ایسی کہانیاں پڑھیں گے تو بظاہر اسکا اثر معلوم نہیں ہوگا لیکن نفسیاتی طور پر ذہن سے اسلام کی محبت کم ہو جائے گی اور ساتھ ہی غیر اسلامی مذہبوں کو دنیا کا احترام غیر حسی طور پر پیدا ہوتا جائے گا۔

یہی دراصل مقصود ہے ان سربراہان تعلیم کا جو اس قسم کے نصاب بنا رہے ہیں، یا ایسے مواد کے تراجم اور وہیں کرا کے معصوم بچوں کے ذہنوں میں بھارسے ہیں، یہ بے حد خطرناک ابتداء ہے، اس کے اثرات آج نہیں ہیں اور ۲۵ سالوں بعد نمایاں ہوں گے، تاریخی اعتبار سے یہی حربہ دیگر ممالک میں بھی استعمال کیا گیا ہے تاکہ مذہبی اقلیت اپنے امتیازی عقائد و خصائص سے دست بردار ہو جائے اور بتدریج سواد اعظم کا حبس و بن جائے، یا ایسے تحلیل ہونے کے قابل ہو جائے،

سزورت ہے کہ آپ تمام حضرات متفق ہو کر اسے علانیہ پرزور تحریک چلائیں، آپ دستور ہند کے مطابق ایسا کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔

ہم لوگوں کی اسلامی تحریکات مسجد اللہ جہاں ہیں آئندہ ماہ نومبر میں ایک مقامی اجتماع کرنے کا خیال ہے جس میں تمام مسلم، بومسلم اور غیر مسلم دعوت ہوں گے تاکہ اسلامی تعلیمات اور بنیادی عقائد کی اشاعت ہو سکے

والسلام

مجلس فلاح ملت

قوم کی بڑی خوش نصیبی ہوگی کہ ہائے مشرک مسائل و مشکلات مثلاً بے دینی، جہالت سماجی، برائی، بے حسنی، تنگ نظری، گزشتہ اختلافات اور ذہنی و فکری پیمانہ کی کو دور کرنے کے لئے عوام و خواص مشترک جدوجہد کریں اور انسانیت کی بے غرض خدمت کا جذبہ عام کریں۔

ملت کی فلاح و بہبودی کو اولین مقام دیں اور اپنی شخصیت و مملکت کو ثانوی حیثیت دیں کیونکہ اپنی صلاحیت، قوت اور وسائل و اسباب کو ایک مرکز پر جمع کرنے کی جس قدر اس پر توجہ اور مہم فزوت ہے شایع ماضی میں کبھی نہ رہا ہے۔

کا کہنا کہ "مجلس فلاح ملت" اسی جذبہ کے تحت ملت کی خدمت کا کام انجام لے رہے ہیں اور اس جذبہ کو پوری قوم میں عام کرنے میں کوشاں ہیں

اس مجلس کے تحت فی الحال ۱۱ غریب طلباء کو مفت کتابیں (۲) بلائیں انگریزی اور اسلامیات دے گی، بی زبان کی کلاسز (۳) ہے۔ دو گاروں کو روزگار کی فراہمی (۴) فرمایا جائے گی اور دیگر دو تین (۵) ہفت روزہ تربیتی جملہ و تفسیر قرآن مجید۔ یہ پروگرام رو بہ عمل ہیں۔

ملت کے ان مشرک مفادات میں تمام افراد کے تعاون و ہمتا کی ملت سے فلاح ملت سے پرزور دعا ہے۔

امید ہے کہ ہر کلمت خیال اور ہر حیثیت کے حضرات اس دعوت پر لبیک کہیں گے۔ اور اس کا فریضہ طریح اعانت فرمائیں گے۔

یونہی ہذا اشرفا تعلیمی مرکز ہے مگر اس میں مسلم طلباء کے لئے کوئی بٹل نہیں، مجلس پروگرام میں ایک بٹل کا قیام بھی ہے اس سلسلہ میں فضا کھلیا جا رہا ہے، تمام حضرات سے تعاون کی درخواست ہے۔ مجلس فلاح ملت کا ریاست کی مخصوص طاعت سے کوئی تعلق نہیں البتہ قوم کے لئے مفید ہر منوط سے تنظیم کی یہ مجلس خیر خواہ ہے۔

سکرٹری مجلس فلاح ملت۔ ایچ بی بی (آئینہ مسجد) یونٹ

تعمیر حیات کی اینٹیاں

"تعمیر حیات" کے مطالعہ کا مشورہ رکھنے والے حضرات کا مطالعہ کیلئے عرض ہے کہ ذیل کے شہروں میں تحریکات کی اینٹیاں قائم ہیں ان مقامات کے حضرات

- ۱۔ تعمیر حیات سے "کے لئے اپنی ان اینٹیوں سے رجوع کریں۔
- ۱۔ بمبئی۔ جناب سید محمد الدین صاحب زمزم دینی کتب خانہ، بیلا مالاروم ۲۵۔ ۱۵۳۔ جھنگل مرط، بمبئی ۲۲۔
- ۲۔ داراؤ کیلا۔ (راڑیر) جناب مولوی قیصر الدین صاحب مدرسہ حنیفہ عربیہ، راؤ کیلا
- ۳۔ الہ آباد۔ جناب امانت اللہ صاحب شیلہ ۱۹۵۔ سنبری منڈی۔ الہ آباد
- ۴۔ گورکھ پور۔ مولوی نصیر الدین صاحب آزاد اسکول، جھنگل بازار، گورکھ پور
- ۵۔ ممبلی گاول۔ منظور احمد صاحب مکتبہ اعجازیہ، نورانی مسجد۔ ممبلی گاول
- ۶۔ جھڑیا (ضلع ہنواد) ملتے بکٹ پو محلہ پر کھی، جھڑیا
- ۷۔ گوندلا۔ صدیق عمر عثمان عمر نیوز پیپر ایجنٹ چوک گوندلا۔

کل اور آج

سید خالد حسنی

دورانِ خلافت سما ہوا ہے طلیف دوم حضرت نے
 فاروق کو لکھا کہ حالت پر جلوہ افروز ہیں، فیصلہ کرتے
 ہوئے فرماتے ہیں، جیل میں انہیں عنانی ان
 کے روبرو مجرموں کے گہرے میں گھرا ہے
 حضرت عمرؓ نے فرمایا سے سوال کرتے ہیں کیا
 بات ہے بتاؤ، وہ کہتا ہے کہ جیل سے طوائف
 کے دوران میری ناک صرف اس خاطر توڑ
 دی کہ ان کے اذہر پر غلطی سے میرا بیروں
 تھا، حضرت عمرؓ سے تفسار کے لئے جیل کی
 طرف دیکھے ہیں تو وہ کہتا ہے، حضرت اگر
 کا احترام نہ نظر نہ ہوتا تو میری یہ خون آشام
 تلوار اس بد بخت و سرکش کو صفحہ ہستی سے
 مٹا سکتی تھی، حضرت عمرؓ نے فیصلہ کرتے ہوئے
 فرماتے ہیں کہ تم کو اختیار ہے چاہے تو
 صاف کر دے اور چاہے تو اس طرح جیل کی
 ناک توڑے، یہ جیل کون تھا؟ سلطنت
 روم کی باجگزار علاقوں میں سے ایک بڑے
 علاقہ خاندان طوق گونستان اسلام کا نیا
 ہم سفر آپ نے یہ بھی سوچا کہ یہ نیا نیا
 میں داخل ہوا ہے کوئی ایسی بات نہ ہو کہ
 وہ اس سے برگشتہ ہو کر تہہ ہو جائے۔

بدر کا میدان ان سے حضور
 صف بنی کی عرض سے فوج کا ایک چکر
 لگاتے ہیں اور ایک صحابی کو صف علیہ
 اور ایک تنگ کمرے دیکھ کر حضرت کے
 اشارہ سے صف کے برابر کھیتے ہیں، انہیں
 وہ صحابی فرماتے ہیں یا حضورؐ مجھ کو اس
 سے تکلیف پہنچتی ہے آپ نے اپنی کمر بند
 سامنے کر دی، صحابی نے کہا میں نے کمر بند پر
 کپڑا نہ تھا تمہارے مبارک کپڑا میں اٹھا
 لیا تو صحابی نے آگے بڑھ کر جو کچھ
 اور الفت و شرف میں کمر مبارک کا بوسہ لے

تہذیبی جمیلوں میں چھنی اس کے نام
 میں گرفتار سوچنے بچنے سے بیزار آپس
 برسیر بیکار، ہلاکت خیز تباہی لانے کو
 تیار، اور ایک دوسرے کی غلامی کی
 خریدار دکھائی دیں گی۔
 آج دانشوران یورپ نے عورت کو جو
 مقام دیا ہے اور اس کا جو نظام حیات
 مرتب کیا ہے اس میں سوائے اس کی تباہی
 و بربادی کے اور کوئی عنصر نہیں ہے۔
 انہوں نے چراغِ خاندان کو شمعِ محفل بنا کر
 دراصل اپنی جہالت اور باہوشی کا ثبوت دیا

دلدادہ منرب تری تہذیب یہی ہے
 دعوتے تو نتھے اپنی ترقی کے بہت میں
 کیا کم ہے آگاتا رہتی رہے ایک
 بیدار ہو بیدار، بلکہ ملینار سنجہ پر
 ایمان کی دولت سے رہی ہے جوشناسا
 اغیار تو اغیار ہیں لپنے بھی ہیں دشمن

وہ نغمہ سرائی کیلئے آئے شرافت
 اک دھوم ہے محفل میں غزل غلب کچی ہے

اب اس تصور کا دوسرا
 رخ بھی ملاحظہ ہو اور وہ اقبال کے
 اس شعر سے صاف جھلکتا نظر آئے گا۔
 "نسل قومیت کی اس سلطنت تہذیب رنگ
 آپ کا نجات پر ایک طائرانہ نظر ڈال
 جائے اور ایک برسی جائزہ لیجئے تو
 آپ کو کتنی تو میں رنگ و نسل تو می د

اقبال نے صحیح کہا ہے کہ سے
 خدا کا ہے فرنگی معاشرت میں نپور
 کہ مرد مادہ پر بیچارہ زن شناس نہیں
 یہ وہ بیٹھا زہر تھا جس کو تریاق کا نام ہے
 کرا نہیں کھلا دیا گیا، یہ عیسیت و مساوت
 کا وہ سرسبز باغ تھا جس کو موسکا ان
 یورپ نے ان کو دکھا کر اپنی ہوس کا نشہ
 بنالیا۔ آج عورت وہاں صرف ایک گولنا

ہے اور بس! اس کو جو حقوق دیئے گئے کیا
 وہ بے حیائی اور عیاشی کے ہم معنی نہیں
 ہیں۔
 ان دونوں چیزوں کا مساوی کیے تو صاف
 نظر آئے گا کہ اسلام ہی وہ سید گیر دم ہے
 اور جانتے مذہب ہے جو دنیا کی سرخروئی و
 سرفرازی کے ساتھ ساتھ عیسیت کی سرخروئی
 کی بھی ضمانت دیتا ہے، واقعات و شواہد
 آپ کے سامنے ہیں، صرف ایک نظر ان کو
 دیکھ جائیے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے
 اسلام عزت و عظمت، رحمت و شفقت
 کے پیکر تھے، غیر مسلم آزادی سے زیادہ ان
 کی غلامی کو پسند کرتے تھے، یہ کیوں تھا۔؟

انہوں نے قرآن و سنت کو اپنے سینے سے
 لگا لیا اس کی نیلہات کو اپنے دل کے ہنار خانہ
 میں جگہ دی اور صرف جگہ ہی نہیں دی بلکہ
 اس کو اپنے اندر سمو لیا، اس کو اپنی رنگ
 ریشہ میں پیوست کر لیا، اس پر پوری طرح
 عمل پیرا ہونے اور اس کے بنائے ہوئے
 ضابطہ حیات کو اپنے اعمال و افعال،
 چال ڈھال غرض زندگی کے تمام شعبوں
 میں رچا بسا لیا اس کو اپنے زخم کا مرہم اپنے
 درد کا ذرمیاں اور اپنی زندگی کا مقصد قرار
 دیا، اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ روحانی اور
 مادی دونوں ترقیوں نے ان کے قدم چمکے
 دنیا ان کے قبضہ میں تھی، آخرت ان کا
 حصہ دنیا کے تمام آرام ان کو میرا اور آخرت
 کی تمام بھلی چیزیں ان کے لئے وقف
 وہ زمانہ میں سوزتھے مسلمان ہو کر
 اور ہم خواہے تاکہ قرآن ہو کر

عَنْزَل

سید شرافت علی ندوی

وہ خون میں لٹھری ہوئی انگلیں پڑی ہے
 پر یا دہے پست لگا ہی بھی یہی ہے
 پوشیدہ نہیں دہر میں جو فتنہ گری ہے
 لے مرد مجاہد! یہ خطرناک گھسٹری ہے
 باطل کے تقابل میں وہی فوج لڑی ہے
 بان کوئی تباہی تو یہ کیا بوجہ بھی ہے

سید
 محمد سعید الحسنی
 پرنسٹن یونیورسٹی
 شاہی پریس
 میں چھپوا کر دفتر تہذیب
 دارالعلوم ندوۃ العلماء نے شائع کیا